

مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی*

(قسط ۵۵)

عہد طالب علمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

۱۹۸۱ء کی ڈائری

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائیریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ واقارب، اہل محلہ و گرد و پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائیریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ، اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کر لیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزار ہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیران ذوق مطالعہ استفادہ کر سکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں..... (مرتب)

مولانا عبدالحلیم زروہوی کا دورہ بلوچستان اور علماء کو اشتراکیت و لادینیت کے خلاف مجتمع کرنا: ۹ اگست ۸۱ء: دارالعلوم کے بزرگ اور معمر استاد حدیث و تفسیر حضرت مولانا عبدالحلیم زروہوی مدظلہ فضلاء بلوچستان کے پرزور اصرار پر تعطیلات رمضان میں بلوچستان تشریف لے گئے۔ کوئٹہ، چمن، پشین اور زیارت وغیرہ میں قیام کیا۔ سینکڑوں فضلاء دارالعلوم سے ملاقاتیں ہوئیں اور ہاں کے دینی و علمی حالات پر ان حضرات کی راہ نمائی کی۔ حضرت مولانا مدظلہ نے اپنے دورہ میں اشتراکیت اور اشتراکیت نواز و دیگر لادینی عناصر کے بڑے خطرات محسوس کئے۔ فضلاء و علماء میں تنظیم و ربط کی کمی کا بھی شدت سے احساس کیا۔ میرے نام ان کے گرامی نامہ سے یہ اقتباس سارے اہل درد کو دعوت غور و فکر دیتا ہے مولانا لکھتے ہیں:

یہاں آکر محسوس ہوا کہ کمیونسٹوں کا اثر زیادہ اور منظم ہے خصوصاً چمن میں لہذا میں نے وہاں تمام فضلاء حقانیہ کو جمع کیا اور انہیں ترغیب دی کہ یہاں آپ کی تنظیم کی زیادہ ضرورت ہے۔ آپ انفرادی طور پر اسلام کی کوئی خدمت نہیں کر سکتے۔ جبکہ آپ کے مقابلہ میں فرق ضالہ منظم ہیں۔ خاص کر کے چمن میں

(جو افغانستان کیساتھ پاکستان کا سرحدی شہر ہے) بچوں کو صحیح تعلیم کی ضرورت ہے۔ ورنہ اسکولوں، کالجوں میں خالی الذہن بچے جا کر بے دین ہو جائیں گے۔ کونینہ کالج میں کمیونسٹوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کا یہ حال ہے کہ سنا ہے تقریباً چھ ماہ تک روسی جھنڈا لہراتا رہا اور اسلام مردہ باد کے نعرے لگائے جاتے رہے۔ اسی طرح مقام زیارت میں عیسائیوں کی تبلیغ زور و شور سے ہو رہی ہے۔ وہاں اگرچہ سردی زیادہ ہے اور میری صحت متحمل نہیں لیکن پھر بھی وہاں جانے کا خیال ہے کہ وہاں فضلاء تھانیہ کو مقابلہ کیلئے بحیثیت اجتماعی مستعد کیا جائے۔ اس غرض سے پشین بھی جانا ہوگا۔“

حضرت زروبوئی مدظلہ ۵ شوال کو واپس تشریف لے آئے ہیں اور انشاء اللہ اپنی مفصل رپورٹ اور تاثرات قلم بند کریں گے۔

احاطہ مدنیہ کی تکمیلی عمارت پر کام کا آغاز

۱۳ اگست ۸۱ء: دورہ حدیث شریف کے طلبہ کے ہاسٹل احاطہ مدنیہ کا مغربی حصہ نامکمل تھا اور ان طلبہ کو قیام میں وقت پیش آتی رہی۔ اب ۱۳ اگست کو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے دیگر اساتذہ کی موجودگی میں اس تکمیلی حصہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ اللہ کے فضل و کرم اور اہل خیر کی امداد کی توقع پر اس کی تعمیر بھی شروع ہو گئی ہے۔ اس بلاک میں ۹ کمرے طلبہ کی رہائش کیلئے ہونگے اور زیریں حصہ میں طلبہ کیلئے غسل خانہ اور بیت الخلاؤں کا سلسلہ ہوگا۔

مولانا محمد شریف جالندھریؒ اور مولانا سید امین الحقؒ کی جدائی

دنیا نے علم و فضل پچھلے دنوں دو قیمتی شخصیتوں سے محروم ہو گئی۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحب مرحوم بانی خیر المدارس ملتان کے قابل و صالح فرزند اور مدرسہ خیر المدارس کے مہتمم حضرت مولانا محمد شریف صاحب جالندھری نے بحالت، سفر حج آقائے دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم کی چوٹ پر مدینہ طیبہ میں پیغام اجل پر لبیک کہا اور جنت البقیع کے رشک جنت زمین میں آسودہ راحت ابدی ہوئے۔ مرحوم کی وفات جہاں ایک عالم کی وفات ہے وہاں ایک گرانقدر دینی ادارہ اپنے سربراہ سے محروم ہوا۔ مرحوم سادگی اور بے نفسی تواضع و مسکنت میں اپنے بزرگوں کا نمونہ تھا۔

دوسرا حادثہ ہمارے علاقے کے ایک جید محقق اور جری عالم و فاضل شخصیت حضرت مولانا سید امین الحق فاضل دیوبند و ضلع مردان کی جدائی کا ہے۔ مرحوم عرصہ سے صاحب فراش تھے۔ ہر ایک کو جانا ہے جلد یابدیر غیمت ہے کہ جن کی حیات مستعار کے لمحات و انفاس دین حق کے کام آجائیں اور مولانا نے خطابت و تدریس کے ساتھ قلم و قرطاس کی شکل میں بھی اس کا حق ادا کیا وہ کئی فاضلانہ کتابوں اور مقالات کے مصنف بھی تھے، ماہنامہ الحق کے ابتدائی سالوں میں اس کے مقالہ نگار بھی رہے

دعا ہے کہ حق تعالیٰ مرحومین کو ان کی خدمت علمی و دینی اور حمیت حق کا صلہ اس عالم جاودانی میں عطا فرماوے جہاں اس صلہ سے بڑھ کر کوئی دولت و نعمت نہیں ہو سکتی۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل حکومت کا شیخ الحدیث مدظلہ کی علمی و دینی خدمات پر رسول اعزاز ”ستارہ امتیاز“ دینا ۱۴۔ اگست کو ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات کے ذریعہ اطلاع ہوئی کہ صدر پاکستان کی طرف سے دینی و تعلیمی خدمات کے طور پر حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ کو رسول اعزاز (ستارہ امتیاز) دیا گیا، یہ ایک گو نہ دارالعلوم کی خدمات کا بھی اعتراف ہے، اس لئے پورے حلقہ دارالعلوم میں اس پر اظہار مسرت کیا گیا۔

۱۴ اگست ۱۹۸۱ء کو یوم آزادی کے موقع پر صدر پاکستان جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کی طرف سے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب بانی دارالعلوم حقانیہ کو ان کی علمی و دینی خدمات کے اعتراف کے طور پر ”ستارہ امتیاز“ دینے اعلان کیا گیا۔ ستارہ امتیاز اعزازی تمغوں میں ایک بہت بڑا سول تمغہ ہے۔ یہ اعلان ریڈیو، ٹیلی وژن کے ذریعہ ہوا اور ہم لوگوں کو بھی ان ذرائع ابلاغ ہی سے اس کا علم ہوا۔ اس سے قبل نہ ہمیں اسکی کوئی اطلاع تھی نہ کوئی مشورہ لیا گیا، نہ ایسے تحسینی امور میں اجازت لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ فطری طور پر اعتراف و تحسین کے اس مظاہرے پر دارالعلوم اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے وابستہ ہزاروں تلامذہ و معتقدین کو خصوصاً اور ایک خادم دین متین سے محبت رکھنے والے دینی ورد سے سرشار علامۃ المسلمین کو عموماً قلبی مسرت ہوئی اور تبریک و تہنیت کے بے شمار پیغامات موصول ہونے لگے یہ مسرت اور تبریک اس حد تک توجہ ہے کہ حکومت کے اس اقدام سے دین اور اہل دین کے قدر افزائی اور دینی خدمات کے اعتراف و تحسین کا پہلو عیاں ہوتا ہے۔ جسے اسلام کے نام پر قائم کیا گیا ہے یہ ملک ایک طول اور طویل عرصہ تک محروم رہا۔ یہ رسمی قدر افزائیاں بھی اگر ہوتی رہیں تو فن و کلچر آرٹ و ثقافت کے نام پر ان طبقوں کی جن کی اس ملک کے مقصد قیام بلکہ انسانی قدروں تک سے کوئی مناسبت نہ ہوتی۔ علم و دین سے وابستہ مخلص طبقوں کی مختلف طریقوں سے قدر افزائی، تحسین و اعتراف اور حق بخندار رسید کی روایتیں بالکل نئی ہیں جس کی بنیادیں پچھلے دو چار سالوں میں رکھی جا رہی ہیں۔ اس اعتبار سے ایسے اقدامات نہایت تحسین و تشکر اور حوصلہ افزائی کا موجب ہونے چاہئیں کہ دیر آید درست آید۔ آخر کچھ تو اس کا عملی احساس شروع ہو چکا ہے اور اصل احترام و اکرام تمغوں اور اعزازات کے مستحق یہی مخلص اہل دین ہیں کہ العزۃ للہ والرسولہ وللمؤمنین

لیکن ایک پہلو اور ہے کہ تاریخ اسلامی کے ہر دور میں دین اور علوم نبویہ کی خدمت کرنے والے افراد، جماعتوں اور ملت اسلامیہ کی سرخروئی سے سرشار اور نشاۃ ثانیہ کیلئے مصروف کار خدام دین کا سطح نظر ہر گز ہرگز یہ ظاہری شان و شوکت عہدے و مناصب اور دنیوی اعزازات و اکرامات نہیں رہا۔

دنیوی اعزازات اللہ والوں کی نظر میں

ان کی نظر ہمیشہ اجر آخرت پر ہوتی ہے وہ جس وراثت نبوت کے حامل ہوتے ہیں ان کے مورثین علیہم الصلوٰۃ والسلام کا اعلان ہمیشہ یہی رہا ہے وما اسئلك عليه من اجر ان اجری الا علی رب العالمین وہ ہر قسم کے اجر و مزدکی امید سے بے نیاز اجر آخرت پر نظر رکھتے ہوتے ہیں۔ دنیا کا بڑے سے بڑا اجر و منصب جس کے مقابلہ میں پرکاہ کی حیثیت ہی نہیں رکھتا۔ ان کی ساری جدوجہد و عزیمت، جہاد و عمل اور کد و کاوش کا مقصود و مطلوب رضائے مولیٰ ہوتی ہے۔

نیم شب کی حلاوت کے مقابلہ میں ہفت اقلیم ہیچ

وہ دنیا جہان کی حکومت و سلطنت سے بھی یہ کہہ کر صرف نظر کر دیتے ہیں کہ اتمدونی بمال فما آتانی اللہ خیر مما آتاکم بل انتم بهدیتکم تفرحون وہ ہفت اقلیم کو بھی متاع الدنیا قلیل سمجھتے ہیں کہ اصل اجرا جزا خروی ہے، ولا جر الاخرة خیر و باقی اقلیم نیم شب کی حلاوت و طمانیت سوز و ساز اور قرب وصال کی لذتیں ملک نیم روز کو ان کی نگاہوں میں حقیر بنا دیتی ہیں ایسے لوگ اپنی ذات میں ایک جنت سموئے ہوتے ہیں جن کی وسعت و پہنائیوں کے مقابلہ میں دنیا کی ساری وسعتیں ہیچ ہیں ان فی الدنیا جنتہم لم یدخلھا لم یدخل جنت الاخرة اور دنیا کی یہ چند روزہ رعنائی اور آب و تاب ان کی نگاہوں کو خیرہ نہیں کر سکتی کہ

ستم هست گر ہوست کشد کہ بہ سیرد سرد چمن در آ

توز غنچہ کم نہ د میدہ در دلکشا بہ چمن در آ

کتنے گھائے اور خسارے میں ہوں گے وہ جن کی ساری دینی تگ و دو کا مطلوب و مقصود دنیائے فانی کا یہ چند روزہ شان و شوکت اور نام و نمود بن گیا ہو اور اس کے لئے وہ دین جیسی متاع گرانما یہ کوشش و نجس بنادیں اور کائنات کی سب سے قیمتی دولت کو دنیائے حقیر پر نثار کریں۔ ہمارے اکابر دعوت و عزیمت کی ہمیشہ یہ سنت رہی ہے کہ دین کی راہ میں وہ نہ کسی اجر و تحسین کے طلبگار رہے نہ کسی کی طعن و تشنیع اور مزاحمت ان کے پائے صبر و ثبات کو لغزش دے سکی۔ راہ عمل میں نہ تو پتھر اور کانٹے ان کے دامن کو الجھا سکے اور نہ اعزاز و اکرام کی بیج انہیں منزل مقصود سے غافل کر سکی بلکہ وہ ہر دم جوش و عمل سے سرشار اصل کامیابی اور دائمی اجر کی

طرف گامزن رہے۔

الحمد للہ کہ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی ذات بھی اپنے اکابر اسلاف کا ایک حسین نمونہ ہے وہ نہ تو اپنی ذات کو ان چیزوں کا سزاوار سمجھتے ہیں نہ اپنی خدمات کو اس اعتنا و اکرام کا مستحق، بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں تعلیمی و دینی دعوتی اور اصلاحی میدانوں میں بے بہا توفیق سے نوازا جس کے عہد ساز اور عہد آفرین نتائج ظاہر ہو رہے ہیں اور آگے چل کر اور ظاہر ہوں گے لیکن اگر اس کی کوئی قیمت اور صلہ مل سکتا ہے تو خدائے رب العالمین کی بارگاہ ہی سے ہو سکتا ہے دنیا کا ایسا کوئی اعزاز اور تمغہ خود اس اعزاز کا اعزاز ہوتا ہے اور بلاشبہ اس عظیم سول اعزاز کی اتنی عزت افزائی کبھی نہ ہوئی ہوگی جو ایسے اکابر علم و فضل سے نسبت قائم ہو جانے سے ہوئی۔

صدارتی ایوارڈ پر حضرت شیخ الحدیث کا صدر کو جوابی پیغام

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی طرف سے اس صدارتی ایوارڈ پر صدر پاکستان کو جو پیغام شکریہ بھیجا گیا اس میں بھی تواضع و عہدیت اور اصل قدر و منزلت اجر آخرت کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ جس کا متن یہ ہے۔

”یوم آزادی پر مجھ جیسے ناچیز اور گنہگار شخص کو ستارہ امتیاز جیسے معزز ایوارڈ سے نوازنا آپ کے دین پروری اور علم نوازی کا واضح ثبوت ہے۔ آپ کے دور میں دینی علم اور اہل علم کی قدردانی کے لائق تقلید روایات قائم ہو گئی ہیں۔ میں نے کچھ بھی دین کی خدمت نہیں کی اگر حقیر خدمت کی بھی ہے تو میرا کمال نہیں محض اللہ کا کرم ہے مگر اس کا اصل اجر دار آخرت میں ملنے کی تمنا ہے پھر بھی ناسپاسی ہوگی اگر اس ذرہ نوازی کا شکریہ ادا نہ کروں اللہ تعالیٰ آپ کو دینی خدمات کی توفیق دے۔ صحیح رہنمائی سے نوازے اور اس کا اجر بھی آخرت میں عطا فرمادے۔ آمین“

○

تعلیمی سال کا آغاز اور مولانا فضل الہی صاحب کا تقرر

۲۳ شوال ۱۴۰۱ھ الموافق پیر ۲۳ اگست ۸۱ء: ۱۰ شوال المکرم سے نئے تعلیمی سال کا آغاز ہوا، طلبہ جو ق درجہ آ رہے ہیں اور داخلہ جاری ہیں۔ درس نظامی کے اعلیٰ درجات کیلئے ایک نئے جید اور بزرگ عالم دین حضرت مولانا فضل الہی المعروف بہ شاہ منصور صاحب حق صاحب کی تقرری بھی ہو چکی ہے۔

پیر ۲۳ شوال کو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ایک بڑی تقریب میں درس ترمذی شریف سے اسباق کا افتتاح فرمایا، حضرت والد صاحب مدظلہ سال سابق کی طرح ان شاء اللہ اس سال بھی ترمذی اور بخاری

شریف کے کچھ حصے خود پڑھائیں گے۔

شعبہ حفظ و تجوید کی تعمیر کی تکمیل کے بعد آغاز

ایک مستقل دارالحفظ والتجوید کے قیام اور نمایان شان تعمیر کا سلسلہ پچھلے سال سے جاری ہے۔ یہ تعمیر لاکھوں روپے سے بجز اللہ مکمل ہو کر دعوتِ نظارہ دے رہی ہے۔ اب اس کی روغن اور سفیدی وغیرہ ہو رہی ہے اور اس شعبے کیلئے قراء و حفاظ کی بطور اساتذہ تقرری ہو چکی ہے اور طلبہ کا داخلہ ہو رہا ہے، اس ماہ کے آخر تک یہ شعبہ ان شاء اللہ کام شروع کر دے گا۔

اساتذہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی آمد، خطاب اور اجازت حدیث کا لینا

۲۴ شوال ۱۴۳۸ھ / ۲۴ اگست ۱۹۸۱ء جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ کے ممتاز اساتذہ و مشائخ کا ایک معزز وفد دارالعلوم میں تشریف فرما ہوا۔ یہ وفد افغان مہاجرین کے کیپسوں میں دینی تعلیم و تربیت کیلئے علماء کی ٹریننگ اور تقرری کے سلسلہ میں پشاور آیا تھا۔ معزز اور قابل احترام مہمانوں کا یہ وفد نماز مغرب سے قبل دارالعلوم پہنچا۔ حضرت والد ماجد شیخ الحدیث مدظلہ اور دیگر اساتذہ و طلبہ نے مسجد میں ان کا خیر مقدم کیا۔ نماز مغرب وفد کے ایک ممتاز رکن شیخ صالح بن سعد الحنبلی نے پڑھائی اس کے بعد دفترِ اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے ساتھ نشست ہوئی۔ علماء نے ازراہ علم پروری اور سعادت علمی کے حصول کے جذبے سے آتے ہی یہ اصرار شروع کر دیا تھا کہ حضرت شیخ الحدیث ہمیں احادیث کی تمام کتابوں کی اجازت عطا کریں۔ حضرت ازراہ تواضع بے حد انکار کرتے رہے مگر بالآخر مہمانوں کے اصرار پر حضرت مدظلہ نے ان تمام مشائخ کو اجازت سند احادیث سے نوازا۔ مہمانوں کی خواہش تھی کہ اس طرح ہمیں مشائخ کبار پاک و ہند اور علماء دیوبند سے نسبت تلمذ قائم ہو جائے۔ بعد میں مہمانوں کی خواہش پر یہ مشافہاتی سند حدیث اور اجازت تحریری طور پر لکھ کر ہر ایک مہمان کو الگ الگ دیا گیا۔ نماز عشاء سے قبل احقر نے اپنے مکان میں وفد کو عشاء دیا۔ نماز عشاء کے بعد مسجد دارالعلوم کے وسیع صحن اور نورانی ماحول میں ان علماء کا عالمانہ خطاب ہوا۔ خطاب سے قبل دارالعلوم کے قدیم فاضل و مدرس مولانا شیر علی شاہ (حال جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ) نے عربی میں ایک وقیع اور پراز معلومات سپاسنامہ پیش کیا۔ جس میں دارالعلوم کے مختلف گوشوں پر سیر حاصل روشنی ڈالی گئی تھی اور علماء دیوبند کی علمی و دینی خدمات کا ذکر تھا۔ دکتور ربیع ہاوی استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ مدینہ اور شیخ صالح الحال سحمی استاذ العقیدۃ جامعہ اسلامیہ مدینہ کی علمی فوائد پر مشتمل تقریریں ایک گونہ علماء دیوبند اور علماء نجد کے درمیان باہمی افہام و تفہیم کی آئینہ دار تھیں اور بعض ایسے شکوک و خدشات کا ازالہ بھی مقررین کرنا چاہتے تھے جو معاندین نے پھیلا رکھی

ہیں۔ دارالعلوم میں کل تعلیمی سال کا افتتاح ہونے والا تھا۔ یہ ایک غیر رسمی افتتاحی تقریب بن گئی جو طلبہ کیلئے ایک نیا تجربہ اور ذوق و شوق علمی کا ذریعہ بن گئی۔ تقریب میں حضرت شیخ الحدیث اور دیگر اساتذہ آخر تک موجود رہے۔ رات گیارہ بجے یہ مجلس ختم ہوئی۔ معزز مہمانوں نے دارالعلوم کے کردار پر اپنی گہری محبت اور حیرت کا اظہار کیا اور کہا کہ اتنے عظیم ادارہ کو دیکھ کر ہم حیرت و مسرت کے ملے جلے جذبات لے کر جا رہے ہیں۔ وفد کے ارکان نے دارالعلوم کی کتاب الآراء میں اپنے تاثرات بھی قلم بند فرمائے۔ اس جماعت میں جو حضرات شریک تھے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:

- (۱) الشیخ الدكتور ربیع ہاوی استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ
 - (۲) الشیخ صالح السبحی استاذ العقیدۃ (۳) الشیخ محمد الشریف استاذ الحدیث
 - (۴) الشیخ احمد علی طہریان استاذ الفقہ (۵) الشیخ الدكتور بابکر البدوی وشیخ استاد اللغۃ العربیۃ
 - (۶) الشیخ محمد نور الخلیفہ مدرس بمعہد الجامعۃ الاسلامیہ (۷) الشیخ محمد سعد السبحی۔
- ☆ ۲۶، اگست ۲۶ شوال کو جامعۃ العلوم الاسلامیہ ویسٹرنج راولپنڈی کی افتتاحی تقریب میں مدرسہ کے مہتمم مولانا محمد اسحاق صاحب کی دعوت پر احقر نے شرکت کی اور علم دین کی اہمیت پر خطاب کی۔
- مشاہیر علماء و زعماء کی پاکستان آمد

دارالعلوم میں ہر وقت مشاہیر علم اور زعماء ملک و ملت کی آمد جاری رہتی ہے۔ ان ایام میں بھی حضرت شیخ الحدیث کی زیارت کیلئے آنے والے چند ایک حضرات کے اسماء یہ ہیں۔

۲۷ اگست، ۲۷ شوال کو حضرت مولانا عبداللہ درخواستی مدظلہ امیر نظام العلماء مختصر قیام کیلئے دارالعلوم تشریف لائے اور طلبہ سے خطاب فرمایا، ۲۸ اگست کو جناب ارباب سکندر خان سابق گورنر سرحد مع رفقاء تشریف لائے۔ نماز جمعہ حضرت شیخ الحدیث کے ساتھ حضرت کی مسجد میں میری اقتداء میں پڑھی اور حضرت کی عیادت کی۔ ان کے علاوہ سرحد کے وزیر اوقاف مولانا عبدالباقی صاحب، مولانا قاضی زاہد الحسنی صاحب انک، مولانا محمد اشرف صاحب پشاور یونیورسٹی، جناب محترم محمد اجمل خان لغاری اجمل باغ، جناب قای عزیز الرحمن صاحب ریاست سوات وغیرہ بھی رونق دارالعلوم بنے۔

ملک عبدالعزیز یونیورسٹی جدہ کے طلبہ کی آمد

۲ ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ مطابق یکم ستمبر ملک عبدالعزیز یونیورسٹی جدہ سعودی عرب کے تقریباً پچاس طلبہ پر مشتمل وفد دارالعلوم کے معائنہ کے لئے آیا۔ یہ گروپ کئی اسلامی ممالک کے مطالعاتی دورہ کے اختتام پر پاکستان آیا تھا

اور اس میں عموماً سعودی عرب کے ممتاز خاندانوں کے چشم و چراغ شامل تھے۔ احقر نے دارالعلوم پانچنے پر ان کا خیر مقدم کیا۔ دارالحدیث میں طلبہ و اساتذہ کی ترجیحی تقریب میں مولانا شیر علی شاہ صاحب نے موثر اور پر جوش خطاب فرمایا اور مہمان طلبہ کو ہمارے ہاں کے درس و تدریس کے قدیم نظام، مقاصد اور جذبات دینی کا ذکر کیا اور یہ کہ یہ لوگ کس خلوص سے تحصیل علم کے بعد دین کے عظیم کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔

جواب میں وفد کے قائد جناب مجید حریری کی نے موثر تقریر کی۔ اس کے بعد دارالعلوم کے وسیع کتب خانہ کے ہال میں مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔ اس دوران بھی معلومات کا تبادلہ جاری رہا۔ مہمانوں نے الشیخ محمود الحصری مرحوم کی مسجل قرآن مجید کا ایک سیٹ اور دیگر قابل قدر ہدایا پیش کئے۔ اتنے سارے علماء و طلباء کے منشرع شکل و صورت، علمی انہماک اور اسلامی علوم فنون کے مکمل نظام درس، یہ سب چیزیں ان حضرات کے لئے تعجب و حیرت کا باعث تھیں۔ جاتے وقت معزز مہمان طلبہ نے از خود تقریباً بیس ہزار روپے کی رقم اکٹھی کر کے دارالعلوم کو پیش کی۔ جسے دارالعلوم نے ان کی بے حد خواہش اور اصرار پر قبول کی۔ ایسے معزز مہمان طلبہ کے حالت سفر میں یہ عطیہ قبول کرنے سے ابتداءً میں بے حد انکار کرتا رہا مگر بعد میں ان کی دل شکنی کے احتمال سے یہ مبارک عطیہ دارالعلوم کے لئے باعث خیر و برکت سمجھ کر قبول کر لیا اور طلبہ کی جماعت نے نماز عصر دارالعلوم کی مسجد میں پڑھی اور بعد از عصر عازم اسلام آباد ہوئے۔

مولانا ابراہیم فانی مدرس حقانیہ کی شادی

۴ ستمبر مطابق ۴ ذیقعدہ: دارالعلوم کے ایک نوجوان استاذ مولانا محمد ابراہیم صاحب فرزند مولانا عبدالحلیم صاحب مدظلہ زروبی کی شادی کی تقریب ہوئی۔ جس میں دارالعلوم سے کئی اساتذہ و طلبہ نے شرکت کی۔ تبلیغی اجتماع میں حاضری

رائے ونڈ میں تبلیغی جماعت کے عظیم سالانہ تبلیغی اجتماع منعقدہ ۱۸ تا ۲۰ ستمبر میں اس دفعہ دارالعلوم کے کئی اساتذہ اور احقر کے علاوہ طلبہ نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔

انک اور راولپنڈی کے مدارس کے افتتاحی تقاریب میں شرکت

۱۶ ستمبر، ۱۷ ذیقعدہ کو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے حضرت علامہ قاضی زاہد الحسنی کی دعوت پر ان کے مدرسہ جامعہ مدنیہ انک تشریف لے جا کر افتتاحی تقریب میں شرکت کی اور درس بخاری سے افتتاح فرمایا۔ عرب حضرات پر مشتمل تبلیغی جماعت کے اور وفد نے بھی ستمبر کے اواخر میں دارالعلوم حقانیہ میں سہ روزہ قیام فرمایا۔

افغان مجاہدین و احزاب کے زعماء کی آمد اور شیخ الحدیث کی جہاد میں شرکت کی تمنا

افغان مجاہدین کی اکثر جماعتوں کا دارالعلوم اور حضرت شیخ الحدیث سے تلمذ و عقیدت کا رشتہ ہے۔

اس لحاظ سے برسرِ پیکار مجاہدین صف اول کے قائدین اکثر و بیشتر حضرت مدظلہ کی خدمت میں آتے رہتے ہیں۔ ان ایام میں حرکت انقلاب اسلامی کے زعماء مولانا محمود شاہ معاون عمومی، مولانا مومن شاہ حقانی، مولانا محمد عیسیٰ حقانی، مولانا حبیب اللہ حقانی، مولانا میراجان حقانی، حزب اسلامی خالص گروپ کے مولانا محمد یونس خالص حقانی، جمعیت اسلامی کے پروفیسر برہان الدین ربانی اور حرکت انقلاب اسلامی کے منصور گروپ کے مولانا نصر اللہ منصور لئے تشریف لائے اور حضرت کیساتھ ملاقات اور تبادلہ خیال کیا۔ حضرت مدظلہ العالی نے ان وفد سے بات چیت کے دوران فرمایا کہ ہمارے علماء، فضلاء، طلباء قرآن شریف بغل میں لئے ہوئے دین کی خدمت میں تو مصروف رہے مگر یہ خواب و خیال بھی نہ تھا کہ اس ناچیز کو اللہ تعالیٰ ان حضرات کو شہین گنوں، مارٹروں اور مشین گنوں کے ساتھ لیس اور آراستہ و پیراستہ بھی دکھائے گا اور انہوں نے روس کے سطوت و ہیبت کو خاک میں ملا دیا۔ جو انیاب الاغوال کی طرح اذہان پر چھایا تھا۔ فرمایا کہ کاش میری صحت اجازت دیتی اور میں بھی ان محاذوں میں جا کر شریک جہاد رہتا۔ بعد میں ان حضرات نے دفتر الحق میں احقر کو مجاہدین کی ایمانی غیرت و حمیت و نصرت خداوندی کے عجیب و غریب واقعات سنائے۔

مجلس شوریٰ کا جلسہ

۲۵/ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ مطابق ۲۴ ستمبر: بروز جمعرات کتب خانہ کے وسیع ہال میں مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس زیرِ صدارت جناب الحاج رفیع الدین صاحب جنرل منجر آدم جی پیپر بورڈ نوشہرہ منعقد ہوا، مولانا محمد امین صاحب اور مولانا قاری سعید الرحمن صاحب روالپنڈی نے آغاز میں تلاوت کلام پاک فرمائی، اس کے بعد حضرت والد ماجد شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے استقبالیہ کلمات میں اراکین کا خیر مقدم کرتے ہوئے علم دین اور مدارس عربیہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی، اس ضمن میں دارالعلوم حقانیہ کی ابتدائے تاسیس محرکات قیام دارالعلوم، پھر بتدریجی مراحل ترقی، موجودہ ہمہ گیر اور وسیع دینی و علمی اثرات و برکات پر سیر حاصل تبصرہ کیا، اور اس ضمن میں آپ نے روس سے برسرِ پیکار حقانی فضلاء اور دارالعلوم سے مستفید علماء کے عظیم کردار، جہاد و قربانی کی سرگرمیوں پر اللہ کا شکر ادا کیا، اور انہیں خراج تحسین پیش کیا، اجلاس کے آغاز میں اس جہاد میں شہید ہونے والے حقانی شہداء کے لئے خصوصاً اور دیگر تمام شہداء کیلئے دعائے مغفرت کی گئی، اس کے علاوہ پچھلے سال وفات پانے والے مشاہیر علم و فضل اور وابستگان دارالعلوم کیلئے دعائے مغفرت اور اظہار تعزیت کیا گیا، جن میں مولانا مفتی محمود صاحب مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا محمد علی سواتی مدرس دارالعلوم حقانیہ، مولانا میاں ولایت شاہ کا کاخیل رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم شامل ہیں۔

بعد ازاں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی طرف سے نیابتاً احقر نے نئے سال کے بجٹ کی تشریح

منظور شدہ بجٹ کی کمی بیشی کے اسباب اور سال رواں کیلئے تخمینی میزانیہ پر مشتمل ایک طویل رپورٹ پیش کی، احقر نے عرض کیا کہ ۱۴۰۰ھ میں دارالعلوم کو مختلف مدت سے نولاکھ ستاسٹھ ہزار سات سو چار روپے پینتالیس پیسے آمدنی ہوئی اور آٹھ لاکھ چوبیس ہزار دوسوسات روپے اکیس پیسے خرچ ہوئے، سال رواں ۱۴۰۱ھ کے لئے بارہ لاکھ چورانوے ہزار نو سو تریانوے روپے پچاس پیسے میزانیہ پیش کیا گیا۔

ارکان شوریٰ نے بجٹ پر تقاریر میں دارالعلوم کے تمام شعبوں کی ترقیات پر اطمینان کا اظہار کیا، اجلاس میں اساتذہ اور عملہ کے اضافہ، تنخواہ کے بارے میں بھی غور کیا گیا، اور مشاہرات میں حسب سابق اس سال بھی معقول اضافہ کیا گیا۔

حکیم الاسلام قاری طیب کے رشحات قلم در بارہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق

پچھلے سال دارالعلوم دیوبند کا عظیم الشان صد سالہ جشن انمٹ اثرات اور نقوش چھوڑ کر بڑے تزک و احتشام سے منعقد ہوا، اس اجتماع کی یادگار میں حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب مہتمم ”دارالعلوم دیوبند“ ارمغان اجلاس صد سالہ کے نام سے ستر صفحات پر مشتمل ایک نظم لکھی جو اسی نام سے شائع ہو گئی ہے۔

اس نظم میں دارالعلوم دیوبند کو مخاطب بنا کر اس کی خصوصی برکات اس کے مشاہیر سلف و خلف میں سے اسی شخصیتوں کی خصوصیات اس کی مروجہ درسی غیر درسی کتب میں سے ایک سو چھ کتابوں کے اسماء و صفات، اس کے مسلک اعتدال کے امتیازات، اس کے اجلاس صد سالہ کے حالات اور غیر معمولی انتظامات اس کے عالمگیر اور دور رس اثرات، اس کے ذمہ دار منتظمین کے اسماء اور خدمات، ان کے حق میں ادعیہ و ترحمیات اس کے معاونین کے حق میں تہنیت، دارالعلوم کے حق میں دعا و تبریکات اور اس کی ترقیات کی تمہنات اور مہمانوں کے حق میں نیک خواہشات وغیرہ پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے، چند اہم شخصیات کے ضمن میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کے بارہ میں آپ کے رشحات فکر یہ ہیں۔

مولانا عبدالحق اکوڑوی شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم حقانیہ

اکوڑہ خٹک و سابق مدرس دارالعلوم دیوبند

ازاں ہم عبدحق یک شیخ حاذق	بدارالعلم بود استاد سابق
بعلم حق زحق آراستہ شد	بااخلاق کرم پیراستہ شد
اکوڑہ شد بہ پاکستان منور	بہرلحمہ برایش علم یاور
چونورش صورت محسوس بر بست	ہموں دارالعلوم حقانیہ گشت

ارمغان اجلاس صد سالہ ص ۳۷

دارالعلوم اسلامیہ لکی مروت کے سالانہ اجتماع میں شرکت

۲۰ اکتوبر ۱۹۸۱ء: کو احقر نے دارالعلوم اسلامیہ لکی مروت کے سالانہ اجتماع اور نئی عمارت کی رسم تاسیس میں شرکت و خطاب کیا، اس سفر میں فضلاء حقانیہ، کا قائم کردہ مدرسہ دارالعلوم حلیمہ درہ پیزو کا بھی معائنہ کیا جہاں مہتمم موصوف اور دیگر اساتذہ کی حسن کارکردگی سے بے حد متاثر ہوئے۔

۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء: کو اسلامیہ کالجیٹ سکول اسلامیہ کالج کے طلبہ کے ایک گروپ نے مولانا محمد سراج فاضل حقانیہ کی قیادت میں دارالعلوم کا مطالعاتی دورہ کیا، دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث کی زیارت اور نصائح سے مستفید ہوئے۔ طلبہ نے تجوید و قرأت سے بھی حاضرین کو محظوظ کیا گروپ کے سینئر رکن جناب شمس الرحمان بن مولانا عبدالدیان کی خواہش پر حضرت مدظلہ نے اپنے قلم سے نصائح پڑھنی آؤ گراف دیا۔

۲۶ اکتوبر ۱۹۸۱ء: کو پنجاب کے دسٹرکٹ کونسلوں کے چیئرمینوں پر مشتمل ایک اہم وفد نے دارالعلوم کا معائنہ کیا اور بے حد مسرت ظاہر کی۔

۱۲ اکتوبر ۱۹۸۱ء: ۲۸ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ کو ایک عرب بزرگ شیخ عبدالمقیت محمد صاحب الواعظ العام للقوۃ المسلحة المصرية (مصری افواج کے واعظ عام) دارالعلوم تشریف لائے تبلیغی مرکز رائے ونڈ میں آمد کے بعد اپنے شرکاء سمیت دارالعلوم آکر نہایت محظوظ ہوئے بار بار اپنی حیرت و محبت کے جذبات پڑھنی کلمات سے دارالعلوم کو سراہتے رہے، نماز ظہر کے بعد مسجد میں طلبا سے خطاب فرمایا، دفتر دارالعلوم میں احقر نے ظہرانہ دیا، کتاب الآراء میں اپنے تاثرات ثبت فرماتے ہوئے لکھا ہے، وانی اعتقد بانہ فاق الازھر المصری الذی شاع صيته فی جميع البقاع میرا اعتقاد ہے کہ یہ ادارہ اس مصری جامعہ ازہر سے بڑھ کر ہے، جس کا غلغلہ چار دانگ عالم میں پھیلا ہوا ہے، شیخ موصوف شام کے وقت واپس ہوئے۔

حقانیہ میں اعلیٰ افسران کے سہ روزہ لیکچرز کا انتظام اور ان کا حد درجہ متاثر ہونا

۲۷ سے ۲۹ اکتوبر: کورورل اکیڈمی پشاور میں ریفرش کورس کرنے والے پاکستان کے اہم افسران (سی ایس پی) کے ایک گروپ نے دینی ماحول اور تربیت کے پیش نظر دارالعلوم میں قیام کیا، دارالعلوم نے اہم موضوعات پر سہ روزہ لیکچرز دینے کا خصوصی انتظام کیا، حضرت شیخ الحدیث کے درس بخاری میں شرکت کے علاوہ مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب انک اور اساتذہ دارالعلوم میں مولانا مفتی محمد فرید صاحب، احقر سمیع الحق، مولانا مصطفیٰ حسن صاحب، مولانا محمد ابراہیم صاحب نے مآخذ اربعہ کتاب وسنت سیرت نبوی حجیت حدیث، اعجاز قرآن وغیرہ موضوعات پر لیکچرز دیئے اس سہ روزہ قیام میں ان حضرات نے نہایت بہتر اثرات محسوس کئے اور اسے علمی و مطالعاتی زندگی کا ایک یادگار اور مفید ترین تجربہ قرار دیا۔